دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی چند جدید علمی مطبوعات کی تفصیل

الحمدللہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تعلیمی ، علمی ، روحانی ، سیاسی سرگرمیاں عروج پر ہیں ، گزشتہ دو برس قبل ''مکتوباتِ مشاہیر'' کا عظیم الشان کام دارالعلوم اور مؤتمر المصنفین کی طرف سے علمی دنیا کے سامنے آیا ، الحمدللہ جس کی داد تحسین سارے برصغیر کی علمی ادبی حلقوں سے کی گئی۔ اس کے بعد حضرت والد صاحب مدظلہ نے ایک اور اہم علمی تصنیفی کام کی طرف توجہ مبذول کی اور دارالعلوم حقانیہ کے سڑسٹھ سالہ منبر ومحراب اور دستار بندی اجتماعات و دیگر مذہبی ، علمی و سیاسی ، روحانی مجالس میں ہونے والے خطبات کو جمع کرنا شروع کیا ، ابتداء میں صرف اکابرین دیوبند کے خطبات کو جمع کرنے کا منصوبہ تھا ، لیکن جوں جوں مواد کو جمع کرنا شروع کیا تو یہ سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا گیا۔ زیادہ مواد ۱۹۴۷ء تا ستمبر ۱۹۶۵ء مولانا صاحب کی ذاتی ڈائریوں میں محفوظ تھا ، اس کے بعد ماہنامہ ''الحق'' کے اجراء سے تقریباً بہت سا مواد تسلسل کے ساتھ چھپتا رہا جبکہ دو جلدوں کے برابر مواد پرانی ویڈیو اور آڈیو ٹیپ کیسیٹوں سے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا گیا جو دس ضخیم جلدوں میں پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ کتاب کی ترتیب و تدوین اور نظر ثانی سمیت اہم حواشی اور توضیحات کا سارا کام حضرت والد صاحب مدظلہ نے بے پناہ سیاسی مصروفیات ، پے در پے اسفار ، دارالعلوم میں تدریسی وانتظامی امور کے باوجود خود بنفس نفیس انجام دیا جو ہم جیسے کوتاہ ہمتوں کیلئے نہ صرف قابل رشک بلکہ درس عبرت ہے۔ بہرحال اس عظیم الشان علمی کام کے سلسلے میں مؤتمر المصنفین و ماہنامہ الحق سے وابستہ علماء و ارکان بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے حضرت والد صاحب مدظلہ کے برق رفتار مزاج اور رفتارِ کار کیساتھ چلتے ہوئے تخریجِ احادیث ، کمپوزنگ ، پروف ریڈنگ و سیٹنگ انتہائی خوش اسلوبی سے مکمل کیا۔ اس کتاب کی کئی جلدیں الحمدللہ پریس کے حوالے کر دی گئی ہیں اور عنقریب ان شاء اللہ اس کی طباعت مکمل ہوکر منظر عام پر آجائے گی۔

اس کتاب میں برصغیر پاک وہند کے علاوہ علمائے عرب ومغرب کے اہم علماء ، مشائخ و سیاسی زعما ، اور دنیا بھر کے سینکڑوں اسکالروں اور دارالعلوم دیوبند و دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ ومشائخ کی تقاریر جمع کی گئی ہیں۔ جس کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ شمارے میں اجمالاً شامل اشاعت کی جائے گی۔

مولانا سمیع الحق : حیات و خدمات

دارالعلوم حقانیہ کے مایہ ناز فاضل، ماہنامہ ''الحق'' کے سابق مدیر، درجنوں کتابوں کے مصنف، ادیب وخطیب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، بانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ ایک بہت عبقری علمی، ادبی اور مذہبی شخصیت ہیں۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ خداداد صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ کچھ ہی عرصے میں انہوں نے تصنیف و تالیف کے میدان میں فتوحات کے علم ہرسو گاڑ دیئے ہیں۔ قرآن و حدیث، فقہ و تصوف، تذکرہ و سوانح، تاریخ و سیاسیات، سفرنامے سمیت تصنیف و تالیف کی ہر جہت پر کوئی نہ کوئی کتاب ضرور لکھی ہے، حال ہی میں ان کی نئی تازہ ترین سوانحی کتاب (دو ضخیم جلدوں میں) مولانا سمیع الحق حیات و خدمات کے نام سے منظر عام پر آئی ہے۔ مولانا حقانی نے انتہائی جانفشانی اور جہدِ مسلسل سے یہ عظیم معرکہ سر کیا۔ کتاب کے ٹائٹل پر مولانا حقانی نے سوانح کا مختصر خاکہ کچھ یوں پیش کیا ہے:

> ''تذکرہ وسوانح شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق، جو ایک مردِ مجاہد کی کہانی ہی نہیں ایک عہد کی تاریخ ہے اور داستانِ سبق آموز بھی ہے، مولانا سمیع الحق کے علم و قلم، ادب و تاریخ، درس و تدریس، اعلاء کلمۃ الحق، شریعت بل اور نفاذ شریعت کی تحریک، قومی و ملی اور سیاسی خدمات، قادیانیت سمیت تمام فرق باطلہ کا تعاقب، افغان جہاد اور تحریک طالبان سے لے کر دفاع پاکستان کونسل تک معرکہ آرائیوں کے دلچسپ تاریخی مراحل، تقریباً پون صدی پر مشتمل دلآویز، سبق آموز داستان عزیمت''

حضرت مولانا حقانی صاحب کو اپنے استاد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے بے پناہ محبت وعقیدت ہے، اور اس لازوال محبت کو حقانی صاحب نے عملی جامہ پہناتے ہوئے ایک ایسی جامع مستند اور دلچسپ سوانح ترتیب دی جو صرف مولانا صاحب کے سوانح عمری نہیں بلکہ اُن کی زندگی سے جڑی ہوئی ہر تحریک، ہر تنظیم، ہر معرکہ اور ہر جدوجہد کی ایک منفرد داستان ہے۔ جو پاکستان کی سیاسیات، مذہبی تحریکات کے حوالے سے ریسرچ کرنے والوں کے لئے ایک ریفرنس بک کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اس عظیم و تاریخی علمی کاوش پر مولانا حقانی صاحب، ان کی ٹیم اور ادارہ القاسم اکیڈمی ہم سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے حقانی فضلاء کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے سینکڑوں اہل قلم کی ذمہ داری کو تنہا نبھایا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی علمی و دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

افغان طالبان اور 9/11 کے تناظر میں

مولانا سمیع الحق کی نئی انگریزی کتاب

Afghan TALIBAN : *WAR of Ideology* Struggle for Peace

حال ہی میں والد ماجد کی نئی معرکتہ الاراء کتاب ''افغان طالبان: نظریاتی جنگ اور امن کی جدوجہد'' انگریزی زبان میں طبع آزما مراحل سے گذر کر منظر عام پر آ گئی ہے۔ افغان طالبان اور نائن الیون کے بعد دارالعلوم حقانیہ اور والد گرامی پورے مغربی میڈیا کا مرکز ومحور رہے۔ ہزاروں کی تعداد میں صحافی ،تجزیہ نگار، اینکرز، کالم نگار، میڈیا گروپس نے دارالعلوم کا وزٹ کیا اور والد گرامی سے مختلف ایشوز پر گفتگو کی۔ والد صاحب نے حتی الوسع ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا کچھ مطمئن ہو کے چلے جاتے اور کچھ تعصب کے جال میں پھنس کر درست بات کو منفی رنگ دے کر اچھالتے۔ والد صاحب کے انٹرویوز مختلف آڈیو کیسٹس سے نقل کرکے اردو زبان میں ''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' کے نام سے ایک بہترین کتاب ترتیب دی جا چکی ہے، جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، عرصہ دراز سے بہت سے دانشوروں کی رائے تھی کہ اس کتاب کو انگریزی زبان میں منتقل کرکے اہل مغرب کو طالبان کا موقف درست انداز میں سمجھایا جائے۔ کتاب کے دو ترجمے ہوئے مگر معیار کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے زیور طباعت سے آراستہ نہ ہوسکی۔ آخری ایڈیٹنگ ملک کے معروف ومشہور صحافی جناب عظمت عباس صاحب، سابق بیورو چیف روزنامہ ڈان (Dawn) وچینل ''ڈان'' نے کی۔ برادرم مولانا محمد اسرار حقانی بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی شب وروز تحریک اور کاوشوں اور خوب سے خوب تر کی جستجو کے باعث اِس کتاب کی اشاعت اور شاندار طباعت ممکن ہوئی لیکن یاد رہے کہ یہ وہ انٹرویوز والی کتاب نہیں بلکہ اُسی فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے مولانا صاحب نے ایک نئے انداز میں افغان طالبان، ۹/۱۱، اُسامہ بن لادن، القاعدہ، ملا محمد عمر، دارالعلوم حقانیہ کی تاریخ ، نصاب، دینی مدارس، علماء دیوبند اور نظام، دفاع افغانستان کونسل سمیت اسلام کا حقیقی چہرہ جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ کتاب پر مشرق ومغرب کے نامور اہل قلم حضرات نے وقیع تبصرہ لکھے، جس میں سے چند حسب ذیل ہیں:

☆ **یوآن ریڈلے** (نومسلم خاتون، دانشور وصحافی اور طالبان پر مغرب میں بہترین کتاب کی مصنفہ مریم):

کتاب کے مقدمہ میں دنیائے مغرب کی مشہور ومعروف صحافیہ یوآن ریڈلے ''مریم'' رقمطراز ہے

''سب سے اہم ترین نکتہ جو یہ کتاب پیش کرتا ہے، وہ یہ ہے کہ طالبان نے کبھی بھی امریکہ سے جنگ لڑنا نہیں چاہی ، اور انھوں نے بار ہا کوشش کی کہ جنگ نہ چھیڑی جائے۔ عام طور سے ان واقعات کو تاریخی

حوالوں سے مسخ کیا جاتا ہے، لیکن مولانا سمیع الحق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ طالبان نے امریکہ کو یہ پیش کش کی تھی کہ اسامہ پر افغانستان میں مقدمہ چلایا جائے، اور امریکیوں سے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے خلاف شواہد فراہم کریں...... جب تھکن نہ ہو اور اس کتاب کو اٹھا کر پڑھنے کے بعد آپ اسے رکھیں گے، تو اسلام، طالبان اور افغانستان میں آغازِ جنگ کے ایک مختلف پس منظر کے بارے میں آپ خوب اچھی واقفیت حاصل کر چکے ہونگے۔ کئی حوالوں سے یہ کتاب بش اور ٹونی بلیر کے ان انتہا پسندانہ بیانات کیلئے تریاق بھی ہے، جن کو آج بھی کئی لوگ الاپتے ہیں۔''

☆ عظیم صحافی و افغان امور کے ماہر جناب رحیم اللہ یوسف زئی: (ایڈیٹر دی نیوز پشاور، نمائندہ بی بی سی)

''مولانا سمیع الحق نے جرات اور ثابت قدمی سے ہر فورم پر افغان طالبان کا دفاع کیا ہے، انہوں نے ان کے مسائل، اور ان کے کاز اور مؤقف کے دفاع میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اپنے مدرسہ دارالعلوم حقانیہ، جہاں طالبان کی اعلیٰ قیادت کی ای بڑی تعداد فارغ التحصیل ہے، مغربی میڈیا میں طالبان کے مؤقف بیان کرنے پر سب سے زیادہ فوکس تھے...... یہ کتاب نہ صرف افغان طالبان کا موقف ہے بلکہ اُن کے ساتھ مولانا سمیع الحق کی حمایت کا اظہار ہے۔''

☆ سینیٹر مشاہد حسین: (چیئرمین سینیٹ ڈیفنس کمیٹی)

''مولانا سمیع الحق، پاکستان کے ایک ممتاز مذہبی اور سیاسی شخصیت ہیں، انہوں نے اپنی سوانح عمری کا وہ حصہ جو افغان طالبان اور 9/11 کے تناظر میں لکھا اور بعد میں پاکستانی طالبان کے ساتھ مذاکرات اور امن کے قیام کے حوالے سے اپنی جدوجہد کا تذکرہ کیا ہے جو انتہائی دلچسپ ہے۔ مولانا سمیع الحق وہ شخصیت ہیں جو اب بھی صدر اشرف غنی اور ڈاکٹر عبداللہ عبداللہ اور افغان طالبان کی منتخب حکومت کے درمیان مذاکرات کے ذریعے افغانستان میں حقیقی مفاہمت کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔''

☆ نامور سکالر جناب احمد رشید: (نیویارک ٹائمز امریکہ کے معروف صحافی)

''دور جدید میں مولانا سمیع الحق صاحب کی فکر اور اس کے دینی ادارے نے، جو ان کے خاندان نے پاکستان کے شمال میں قائم کیا ہے، اسلامی عقائد اور اور تعلیمات کو متعارف کرانے میں ایک اہم اور بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ مولانا نے افغانستان اور پاکستان کے بہت سے طالبان قائدین کو تعلیم دلائی۔ ان کا دینی اثر رسوخ وسطی ایشیا اور کاکیشیا تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس دور میں ہم رہ رہے ہیں کتاب کے ذریعے اُس کی وضاحت میں انھوں نے مدد بہم پہنچائی ہے۔''

کتاب اپنی ظاہری و باطنی آرائش و زیبائش کی بناء پر عروسِ جمیل درلباس حریر کی عملی تصویر ہے۔ کتاب کی بہترین طباعت پر جناب شاہد اعوان اور ایڈیٹر جناب عظمت عباس صاحب ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ اس کاوش سے مغرب میں پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔